خلافت لائبریری ربوہ



بدھ
۱۵ فروری ۱۹۹۵ء

روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۳۹ بدھ - ۱۴ رمضان - ۱۴۱۵ھ ' ۱۵- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ' ۱۵- فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے

یاد رکھو کہ غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جس کو معلوم ہی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کرکے اپنی حالت کو درست کرے گا وہ دوسرے کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری جماعت کو اس بات کا بہت خیال چاہئے کہ اگر ایک شخص فوت ہو جاوے تو حتی الوسع سب جماعت کو اس کے جنازہ میں شامل ہونا چاہئے۔ اور ہمسایہ کی ہمدردی کرنی چاہئے۔ یہ تمام باتیں حقوق العباد میں داخل ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس تعلیم اور درجہ تک خدا تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے۔ اس میں ابھی بہت کمزوری ہے۔ صرف دعویٰ ہی دعویٰ نہ ہونا چاہئے کہ ہم ایماندار ہیں بلکہ اس ایمان کو طلب کرنا چاہئے جسے خدا چاہتا ہے۔ بھائیوں کے حقوق کو اور ہمسایوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بیشک آسان ہے مگر سچی ہمدردی اور اخوت کو برت کر دکھلانا مشکل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تمام حرکات۔ اعمال افعال کے لئے ایمان مثل ایک انجن کے ہے۔ جب ایمان ہوتا ہے تو سب حقوق خود بخود نظر آتے جاتے ہیں اور بڑے بڑے اعمال اور ہمدردی خود ہی انسان کرنے لگتا ہے۔ ایمان کا تخم آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے لیکن یہ ہر ایک کے نصیب میں نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۰۶)

## اللہ تعالیٰ دوسروں کو ذلیل سمجھنے سے ناراض ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دیکھو یہی ساہنسی جو آج کل مارے مارے پھرتے ہیں اور جن کی عورتیں اور بچے ہر جمعہ کو اس (بیت الذکر) کے دروازوں پر تم سے بھیک مانگتے ہوئے تمہارے لئے عبرت کا نمونہ بن کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق پرانی روایات سے ثابت ہے کہ ہندوؤں کے آنے سے پیشتر اس ملک کے یہی مالک اور بادشاہ تھے۔ جب ان کی حکومت ہوتی تھی تو یہ بھی کسی قوم سے نفرت کرتے اور اسے حقیر سمجھتے اور پنچ ذات بتاتے ہوں گے۔ مگر آج جو ان کی حالت ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم جس شخص کو ادنیٰ سے ادنیٰ بھی خیال کرسکتے ہو وہ گوارا کرے گا۔ ان کو لڑکی دینا تو الگ رہا ان کی لڑکی لے۔ اسی قسم کی اور کئی قومیں ہیں۔ مثلاً نٹ وغیرہ۔ ایک زمانہ تھا کہ یہ اس ملک کے بادشاہ تھے۔ اپنی حکومت و سلطنت پر فخر کرتے تھے۔ اپنے زیردستوں کو ذلیل و حقیر سمجھتے تھے۔ لیکن اب دیکھو۔ دنیا ان کو کیا سمجھتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فخر کرنے اور دوسرے کو ذلیل سمجھنے سے سخت ناراض ہو جاتا ہے اور وہ باتیں جن کے باعث کوئی قوم یا کوئی انسان دوسروں کو تنگ کرنے اور ذلیل کرنے کے لئے فخر کرے چھین لیتا ہے اور پھر ایسے رنگ میں سزا دیتا ہے۔ کہ جس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔

جہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کو حقیر کرنے کے لئے فخر کرنا خطرناک اور نہایت بری بات ہے وہاں تکبر اور عیب چینی بھی نہایت ہی برے افعال ہیں کیونکہ ان سے فتنے بڑھتے ہیں۔ دیکھو مذہبی تاریخ میں سب سے پہلا گناہ اباو استکبار ہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک کو بلند کیا۔

باقی صفحہ ۷ پر

**انسان خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرلے۔ ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں**

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## ولادت

○ احباب جماعت کو خوشی سے خبر دی جاتی ہے کہ محترم الیاس منیر صاحب (سابق اسیر راہ مولا ابن مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۴۔ فروری ۱۹۹۵ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کو اس کے والدین نے وقف نو میں شامل کر رکھا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے گذشتہ سال مئی ۹۴ء میں نومولود کی والدہ طاہرہ الیاس کو خط لکھا تھا

اب کے بیٹا ہوا تو

اس کا نام رستگار احمد رکھنا

احباب کرام سے عزیز نومولود کی صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا ہونے اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## نکاح

○ مکرم مبین احمد صاحب مقیم لندن ابن مکرم مولانا مقبول احمد صاحب ذبیح نائب ناظر بال آمد کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ صدیقہ مریم صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب مورخہ ۹۵-۱-۳۱ کو مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے بیت اقبال دار النصر غربی ربوہ میں مبلغ دو ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر کیا۔

مکرم مبین احمد صاب مکرم سردار عبد الحق صاحب شاکر (وفات یافتہ) واقف زندگی کے پوتے اور محترمہ صدیقہ مریم صاحبہ مکرم چوہدری شیر محمد صاحب (وفات یافتہ) آف دار النصر غربی کی پوتی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

## درخواست دعا

○ مکرمہ امتہ العلیم صاحبہ دار العلوم غربی اپنے نوجوان بیٹے جمال احمد ملک کی وفات پر تعزیت کرنے والوں کی ممنون ہیں اور درخواست کرتی ہیں کہ ان کے بیٹے کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۵- تبلیغ ۱۳۷۴ ھش ۱۵- فروری ۱۹۹۵ء

# دعا کی ضرورت ---- پہلے سے زیادہ

آج کل دعا کی ضرورت پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ ضرورت کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک نہایت مدلل اور موثر ارشاد پیش خدمت ہے۔

"علوم کی ترقی انسانی ذمہ داریوں اور بوجھوں کو کم نہیں کرتی بلکہ اور زیادہ بڑھا دیتی ہے چونکہ اس زمانہ میں علوم نے بہت زیادہ ترقی کرلی ہے اس لئے جس قدر دعا کی ضرورت پہلے زمانہ میں تھی۔ آج اس سے بہت بڑھ گئی ہے۔ لیکن تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ انسان جس وقت سب سے زیادہ دعا کا محتاج ہے اس وقت سب سے زیادہ غفلت اور لاپرواہی سے کام لے رہا ہے اور یہ ایسی ہی بات ہے کہ جب کسی کو معمولی سی حرارت ہو تو دوا پئے لیکن جب تیز تپ ہو جائے تو کہے کہ اب دوا کی ضرورت نہیں حالانکہ وہی وقت دوا پینے کا ہے۔ تو گو انسان دعا کا ہمیشہ سے محتاج چلا آرہا ہے مگر اس زمانہ میں بہت ہی زیادہ ہے۔ لیکن اسی زمانہ میں بہت سے لوگ ایسے کھڑے ہو گئے ہیں جو کہتے ہیں کہ دعا ایک لغو اور پرانا خیال ہے صرف زبان کی حرکت سے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے حالانکہ یہی لوگ دیکھتے ہیں کہ زبان ہی کی حرکت انسان کو کنوئیں میں گرا دیتی ہے اور زبان ہی کی حرکت اعلیٰ مدارج پر پہنچا دیتی ہے۔ پھر دیکھو گداگر بھی زبان ہی ہلاتے ہیں۔ کیا انہیں زبان کی اس حرکت سے مادی نفع نہیں مل جاتا۔ ایک بڑے دنیادار شخص نے کہا تھا کہ لفظوں سے مادی فائدہ نہیں مل سکتا اس لئے دعا کرنا ایک لغو امر ہے مگر اس کو یہ خیال نہ آیا کہ ایک محتاج آکر سوال کرتا ہے اس کے سوال کرنے پر پیسہ دو پیسے آنہ دو آنے اس کے ہاتھ میں چلے جاتے ہیں۔ کیا اس کو یہ مادی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ ضرور ہوا ہے۔ پس جب ایک انسان پر گداگر کے الفاظ کا اثر ہوتا ہے اور باوجود اس کے کہ وہ خود محتاج ہوتا ہے اس کی دستگیری کرتا ہے تو خدا جو کسی کا محتاج نہیں اس کے حضور اگر کوئی عرض کرے تو کیا وجہ ہے کہ وہ دستگیری نہیں کرے گا یہ بہت نادانی اور کم عقلی کی بات ہے اور جو لوگ اس طرح کہتے ہیں انہوں نے دعا کو ایک ڈھکوسلہ سمجھ رکھا ہے۔ اگر یہ لوگ تدبر سے کام لیتے۔ تو انہیں دعا کی صداقت کے قبول کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آتی۔ کیونکہ بعض عقائد تو ایسے ہوتے ہیں جن کا نتیجہ عمل کو چاہتا ہے۔ مگر دعا ایک ایسی چیز ہے کہ انسان فوراً اس کا اثر دیکھ سکتا ہے اور ہمیشہ اور ہر زمانہ میں اس کا تجربہ کر سکتا ہے (-) انسان جب بھی خدا کے حضور جھکے خدا اس کی دعا کو قبول کرلیتا ہے۔ اور اس طرح وہ دعا کی صداقت کو دیکھ سکتا ہے اور خود تجربہ کر سکتا ہے۔"

اگر ہم اپنے ماحول پر غور کریں تو ہمیں شدت سے اس بات کا احساس ہو گا کہ حالات تقاضا کرتے ہیں کہ کوئی ہاتھ آگے بڑھے اور انہیں بدل دے۔ ڈاکے' چوریاں' خون خرابہ' سیاست کی الجھنیں' یہ سب کچھ شدت اختیار کر رہا ہے اور ان سے چھٹکارے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ہمیں یقین ہے کہ اب صرف اور صرف ایک ہی چارہ ہو سکتا ہے اور وہ ہے دعا۔ اللہ تعالیٰ ہی ان حالات کو درست کر سکتا ہے اور ہمارے ملک کو۔ بلکہ ضرورت تو ساری دنیا کو ہے۔ درست کر سکتا ہے۔ حالات پہلے بھی خراب ہوتے رہے ہیں لیکن اب دعا کی بہت ضرورت ہے

اور ہمیں دعا اس یقین کے ساتھ کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور انہیں قبول کرتا ہے اور جو کچھ ہم اس سے مانگتے ہیں وہ ہمیں دیتا ہے اس یقین کے ساتھ کی گئی دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں۔

دل میرا تری یاد میں اس طرح مگن ہے
اس تیرہ شبی میں بھی اُجالے کی کرن ہے
مجھ سے مری شہ رگ بھی بہت دُور ہے مولا
تُو اور قریب آئے' یہی دل میں چبھن ہے

ابوالاقبال

---

○

رہیں گے اپنے وطن میں ہم اجنبی کب تک
رہینِ یاس رہے گی یہ زندگی کب تک

قدم قدم پہ نیا امتحان ہوتا ہے
وفا پرستوں سے اے دوست بدظنی کب تک

کبھی تو آنکھوں سے آنکھیں مِلا کے بات کرو
نگاہِ ناز رہے گی جُھکی جُھکی کب تک

ہمارے قافلے لُوٹے ہیں تم نے صُبح و مسا
لباسِ راہبری میں یہ رہزنی کب تک

گراں گزرتا ہے اُن پر خلوص بھی اپنا
مزاجِ یار میں آخر یہ نازکی کب تک

عروسِ صُبح کی زلفیں سنوارنے والو
تمہارے اپنے دلوں کی یہ تیرگی کب تک

نہیں ہے راہروی کا جنہیں شعور ابھی
جِتائیں گے وہ بھلا ہم پہ رہبری کب تک

سکونِ قلب و نظر تک بھی تم نے چھین لیا
تمہی کہو کہ یہ اندازِ دلبری کب تک

ابھی تو ہم کو کڑی دھوپ میں بھی چلنا ہے
مِلے گی راہ میں چھاؤں ہمیں گھنی کب تک

یہ وقت اَور ہے بدلا ہوا زمانہ ہے
اب ایسے دَور میں خورشید شاعری کب تک

خورشید احمد باجوہ

---

## قبولیت دعا کیلئے انتہائی درجہ اضطرار ضروری ہے

دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فارسی منظوم کلام

من آں شاخِ خُودی و خُود رَوی از بیخ بر کندم

کہ مے آرد زِ ناپاکی برِ نفرین و لعنت را

میں نے خودی اور خودرائی کی اس شاخ کو جڑ سے کاٹ ڈالا جو اپنی ناپاکی سے نفرین اور لعنت کا پھل پیدا کرتی ہے

اگر از روضۂ جان و دلِ من پردہ بردارند

بہ بینی اندراں، آں دِلبرِ پاکیزہ طلعت را

اگر میرے جان و دل کے چمن سے پردہ اٹھایا جائے تو تو اس میں اس پاکیزہ طلعت معشوق کا چہرہ دیکھ لے گا

فروغِ نُورِ عشقِ اُو زِبام و قصرِ ما روشن

مگر بیند کسے آں را، کہ میدارد بصیرت را

اس کے نور عشق کی تجلی سے ہمارے بام و قصر روشن ہیں۔ لیکن اسے وہی دیکھتا ہے جو بصیرت رکھتا ہو

نگاہِ رحمتِ جاناں، عنایتہا بمن کردست

وگرنہ چوں منے، کے یابد آں رُشد و سعادت را

محبوب کی نگاہ رحمت نے مجھ پر بڑی عنایتیں کی ہیں ورنہ مجھ جیسا انسان کس طرح اس رشد و ہدایت کو پاتا

نظر بازانِ علمِ ظاہر، اندر علمِ خُود نازند

زِدستِ خُود فگندہ، معنی و مغزو حقیقت را

ظاہری علوم کے واقف اپنے علم پر نازاں ہیں انہوں نے اپنے ہاتھ سے اصلیت اور حقیقت اور مغز کو پرے پھینک دیا

ہمہ فہم و نظر درپردہ ہائے کبر پوشیدند

چناں خواہند ایں خمرے، کہ پاکاں جامِ قُربت را

انہوں نے تکبر کے پردوں میں اپنی عقل و دانش کو چھپا دیا اور اس شراب کے ایسے خواہشمند ہیں جیسے پاک لوگ قرب الٰہی کے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ خودی اور خودرائی ایسی چیز ہے ایک ایسا درخت ہے جس پر قابل نفرت اور قابل لعنت پھل لگتا ہے اور میں نے اسے حضرت صاحب فرماتے ہیں جڑ سے کاٹ ڈالا ہے۔ نہ مجھ میں خودی ہے نہ مجھ میں خودرائی ہے۔ اگر میرے دل و جان سے پردہ اٹھایا جائے۔ استعارۃً آپ فرماتے ہیں کہ اگر میرے دل و جان کے باغ پر سے پردہ اٹھایا جائے تو اس باغ میں ایک نہایت پاکیزہ رو محبوب نظر آئے گا۔

دراصل جب تک انسان اپنی خودی اور خودرائی کو مٹا نہ ڈالے اسے اپنے حقیقی محبوب کا چہرہ نظر نہیں آسکتا اور نہ اس پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ یعنی اثر یوں پڑنا چاہئے کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ اسی شخص کے دل میں اس کا محبوب بستا ہے جو نہایت حسین ہے۔ حضرت صاحب اللہ تعالیٰ کے نور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عشق کا جو نور ہمیں عطا فرمایا ہے اس سے ہمارے بام و در روشن ہو گئے ہیں۔ لیکن اس روشنی کو دیکھنے کے لئے شرط یہ ہے کہ انسان بصیرت رکھتے ہوں جہاں تک جسمانی آنکھوں کا تعلق ہے۔ وہ روحانی مناظر دیکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ ان میں یہ اہلیت ہی نہیں کہ وہ روحانی مناظر کی خوب صورتی سے بہرہ ور ہو سکیں۔ چنانچہ جو لوگ بصیرت رکھتے ہیں وہ یہ بات دیکھ سکتے ہیں کہ حضرت صاحب کے در و بام اللہ تعالیٰ نے اپنے عشق کی روشنی سے منور کئے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت صاحب اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر بہت بڑی عنائتیں کی ہوئی ہیں اور اپنی رحمت کی نظر سے دیکھ کر آپ کو صحیح راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نظر انسان پر نہ پڑے تو اسے سیدھا راستہ مل ہی نہیں سکتا۔ وہ ادھر ادھر بھٹکتا پھرے گا۔ اپنی عقل و خرد سے وہ کوشش تو کرے گا۔ کہ سیدھا راستہ ملے لیکن جب تک اس عقل و خرد کو اللہ تعالیٰ کی روشنی عطا نہ ہو اس وقت تک یہ صحیح راستہ تلاش نہیں کر سکتی۔ دنیادار اپنے علم پر ناز کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جو اپنے ظاہری حاصل کردہ علم پر ناز کرتا ہے وہ اور حقیقت اور مغز سے محروم رہ جاتا ہے۔ اصل علم یا علم کی کنہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات عطا کرتی ہے۔ اگر اس سے یہ چیز نہ ملے تو خالی خولی دنیا کا علم کسی کام نہیں آتا اور اس پر ناز کرنا بیوقوفی سے کم نہیں۔ لوگوں نے اپنی عقل و خرد کو تکبر کے پردوں میں چھپایا ہوا ہے یعنی انہیں اپنی عقل و دانش پر تکبر ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان جیسا فہم کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔ وہ اس عقل و دانش کی شراب کے پیچھے اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح روحانی لوگ قرب الٰہی کی تلاش کرتے ہیں اور اس کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔

غرض ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خودی اور خودرائی کو مٹا دینے کا سبق دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سے اس کی روشنی اور اس کی رحمت مانگنی چاہئے۔ اس کے بغیر نہ انسان کا علم کوئی معنی رکھتا ہے نہ اس کی عقل و خرد اس کو صحیح راستے پر لے جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان اشعار کے مطابق اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنی خودی اور خودرائی کو بیخ و بن سے اکھیڑ پھینکیں اور اسی کی رحمت کی طرف نظر رکھتے ہوئے اس سے علم بھی مانگیں اور عقل و خرد بھی۔

---

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

# علمی مسائل

فرماتا ہے:

اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے کوئی مواخذہ نہیں کرے گا۔ اس جگہ لغو قسموں سے تین قسم کی قسمیں مراد ہیں۔

اول عادت کے طور پر قسمیں کھانا۔ یعنی ہر وقت واللہ، باللہ، ثم تاللہ کہتے رہنا۔ دوئم ایسی قسم جس کا کھانے والا یقین رکھتا ہو کہ وہ درست ہے لیکن اس کا یقین غلط ہو۔ مثلاً کسی شخص کے متعلق قسم کھانا کہ وہ وہاں ہے حالانکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے آنے کے بعد وہاں سے چلا گیا ہو۔ سوئم ایسی قسم جو شدید غصہ کے وقت کھائی جائے۔ جب ہوش و حواس ٹھکانے نہ ہوں۔ یا حرام شے کے استعمال یا فرض و واجب عمل کے ترک کے متعلق کسی وقتی جوش کے ماتحت قسمیں کھا لینا۔ یہ سب قسمیں لغو ہیں۔ اور ان کے توڑنے پر کوئی کفارہ نہیں۔ چونکہ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قسموں سے روکا تھا۔ اس لئے اب بتایا کہ مواخذہ صرف ایسی قسموں پر ہو گا جن کو لغو قرار نہ دیا جا سکے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ چونکہ مواخذہ نہیں ہو گا۔ اس لئے اب کسی احتیاط کی بھی ضرورت نہیں۔ بے شک رات دن لغو قسمیں کھاتے رہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے متعلق یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ لغو باتوں سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ پس لغو قسمیں کھانے والا یقیناً مخطی یا گنہگار ہے اور اسے اپنے گناہ پر توبہ اور ندامت کا اظہار کرنا چاہئے۔ ہاں ان کے توڑنے پر کسی کفارہ کی ضرورت نہیں۔ اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے (تمہیں نہیں پکڑے گا) کے الفاظ بیان فرمائے ہیں۔ یعنی اگر وقتی جوش کے ماتحت ایسی قسم کھا لی جائے۔ تو گناہ نہ ہو گا۔ ہاں اگر جان بوجھ کر کوئی شخص ایسی قسم کھائے تو اسے یقیناً گناہ ہو گا۔

بعض لوگوں نے (تمہیں نہیں پکڑے گا) کے معنے یہ کئے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں مگر یہ صحیح نہیں۔ وہاں پر ایک تو مواخذہ کی نفی کی ہے اور دوسرے لغو قسموں سے پرہیز کی تاکید کی ہے۔

(۔) میں گزشتہ تینوں قسموں کی نفی کر دی گئی ہے کیونکہ قسم عادتاً ہو یا غصہ اور بے احتیاطی سے ہو ان میں سے کوئی قسم بھی عمداً نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض وقت تو انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ اور وہ قسم کھا جاتا ہے۔ پس کسب قلب سے مراد یہی ہے کہ عمداً قسم کھائی جائے۔ ایک واقعہ کے متعلق وہ سمجھتا ہو کہ یوں ہے مگر پھر اس کے خلاف قسم کھا جائے۔ ایسی قسم کا کفارہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں رکھا ہے۔ یعنی قسم توڑنے کا کفارہ دس مساکین کو متوسط درجہ کا کھانا کھلانا ہے۔ ایسا کھانا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔ یا ان کے لئے لباس مہیا کرنا ہے۔ یا ایک غلام کو آزاد کرنا ہے۔ لیکن جسے اس بات کی توفیق نہ ہو اس پر تین دن کے روزے واجب ہیں یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب کہ تم قسم کھانے کے بعد انہیں توڑ دو۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا قرآن کریم کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ملکی رواج کو مد نظر رکھ کر قرآن کریم کی قسم کھائی جائے تو میرے نزدیک جائز

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

# میرا کالم

راستے میں ایک دوست ملے- یہ دوست میرے دوست بھی ہیں اور میرے بزرگ بھی- بڑی محبت سے ملتے ہیں- حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے ساتھ جب صبح کی سیر کو جایا کرتے تھے تو یہ دوست اور بزرگ بھی بعض اوقات ہمارے ہمراہ ہوتے- اور بڑی مفید اور دلچسپ باتوں سے تمام سیر کرنے والوں کو محظوظ کرتے کبھی کوئی چٹکلہ بھی ہو جاتا- کبھی یہ دوسروں پر کوئی مزاح کا رنگ جما دیتے اور کبھی دوسرے ان پر مزاح کا رنگ جما دیتے- بہرحال بزرگ ہیں اور پرانے دوست راستے میں ملے تو کہنے لگے کہ آنکھ کے اپریشن کے بعد تم نے ڈاکٹر صاحبان اور وہاں کے عملہ کا شکریہ تو ادا کیا لیکن جو لوگ عیادت کے لئے آئے انہیں بھول گئے- میں کچھ حیران سا ہوا کہ میں نے تو سب کا شکریہ ادا کیا تھا- ڈاکٹر صاحبان کا بھی ان کے عملے کا بھی اور جو دوست میری عیادت کے لئے آتے رہے اور اپنی محبت اور عقیدت کا ایسا اظہار کرتے رہے کہ میری آنکھیں ڈبڈبا آتی تھیں- ان سب کا میں نے ذکر کیا ہے- لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ یہ دوست بھی جو کچھ کہہ رہے ہیں درست ہے اور وہ اس طرح کہ ڈاکٹر صاحبان کا تو نام لے کر میں نے شکریہ ادا کیا اور عیادت والوں کا نام نہیں لیا- بات دراصل یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان تو دو ہی تھے- جنرل ریٹائرڈ نسیم احمد صاحب اور مکرم طاہر محمود صاحب- دو کے نام تو لئے جا سکتے ہیں- لیکن عیادت کرنے والے تو سینکڑوں ہوں گے- اور ان سینکڑوں کے نہ تو مجھے نام معلوم ہیں اور نہ میں شکریہ ادا کرتے ہوئے سینکڑوں دوستوں کا نام تحریر کر سکتا ہوں- لیکن مجھے یاد ہے کہ مجموعی حیثیت میں میں نے ان سب کا ذکر کیا تھا- اور ذکر ہی کیا یہ لوگ اپنی اس محبت کی وجہ سے میرے دل میں بستے ہیں- میں یہاں سے پنڈی اسلام آباد علاج کے لئے گیا- وہاں کے امیر صاحب اور مختلف علاقوں کے صدر صاحبان- اور دیگر عہدیداروں کے علاوہ بہت سے دوست میری عیادت کے لئے آئے- جو وقت میری عیادت میں گزارتے تھے اسے میں اپنے علاج کا حصہ سمجھتا تھا- ان ملاقاتوں سے خوشی ہوتی تھی- اور خوشی صحت کے لئے تریاق کا حکم رکھتی ہے- بعض دوست جب جانے لگتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم نے آپ کا بہت سا وقت لیا ہے- میں ہر دوست سے کہتا تھا- کہ آپ کا یہاں آنا میرے ساتھ محبت اور عقیدت کا اظہار کرنا میرے لئے اتنی خوشی کا باعث ہے کہ میں اسے بھی اپنے علاج کا حصہ سمجھتا ہوں- چنانچہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نے ان سب دوستوں کا شکریہ نہ ادا کیا ہو-

البتہ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں دو ڈاکٹر صاحبان کا تو نام لیا جا سکتا تھا لیکن سینکڑوں میں سے میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی ایک یا دوسرے کا نام تو لے دوں اور باقی سب کو چھوڑ دوں- چنانچہ میں نے مجموعی حیثیت میں ان سب کا شکر ادا کیا اور میں تاعمران دوستوں کا شکرگزار رہوں گا- جنہوں نے میری عیادت کی-

مجھے یاد ہے کہ جب میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بیمار تھا تو میرے پاس اتنے دوست عیادت کے لئے آتے تھے کہ ایک دن ڈاکٹر صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم نے لوگوں کو عیادت کے لئے آنے سے روک دیا ہے بہت زیادہ لوگ ہیں- کہئے آپ اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں- مجھے بڑی ندامت ہوئی- میں نے کہا لوگ میری عیادت کے لئے آئیں اور مجھ سے مل نہ سکیں- یہ تو بڑی عجیب بات ہے- ڈاکٹر صاحب نے میرے دروازے پر یہ بھی لکھ دیا کہ کوئی شخص عیادت کے لئے اندر نہ داخل ہو- میں نے ڈاکٹر صاحب سے گزارش کی کہ جو دوست باہر سے آتے ہیں یعنی لاہور اسلام آباد اور دیگر مقامات سے انہیں تو یقیناً آنے دیجئے باقی دوستوں کے متعلق بھی آپ اگر مجھ سے پوچھ لیا کریں تو زیادہ بہتر ہے یہاں کے بعض دوست مجھ سے مل نہ سکے بعد میں بتاتے رہے کہ ہم کئی دفعہ ہسپتال گئے لیکن آپ سے ملنے کی اجازت نہیں ملی- پنڈی میں بھی ایک بہت بڑی تعداد نے میری عیادت کی- میں اس وقت بھی ان کا شکرگزار تھا- اب بھی ان کا شکرگزار ہوں اور ہمیشہ ان کا شکرگزار رہوں گا-

عیادت کا ذکر کرتے ہوئے میں مولانا ابوالعطاء صاحب کی یاد تازہ کرنی چاہتا ہوں- آپ مجھے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ سیفی صاحب آج میں نے فلاں فلاں کام کر دیا ہے- عیادت باقی ہے- چلئے فلاں کے پاس اس کی عیادت کریں- انہیں عیادت کا بہت زیادہ خیال رہتا تھا- یہ بہت بڑی نیکی ہے- اپنے لئے نیکی اور جس کی عیادت کی جائے اس کے لئے خوشی کا باعث پس یہ دوست اور بزرگ جو اس کالم کے لکھوانے کا باعث بنے ان کا نام میں بتا دیتا ہوں- باقی سب کا بغیر نام کے شکریہ اور ان کا نام لے کر شکریہ ادا کرتا ہوں- یہ ہیں محترم ملک محمد عبداللہ صاحب اور ان کے ساتھ ان کی ایک بیٹی ڈاکٹر منصورہ صاحبہ تشریف لائیں اور کچھ دیر ہسپتال میں میرے ساتھ انہوں نے دلچسپ گفتگو کر کے مجھے بہت خوشی پہنچائی-

ان کا بھی میں اسی طرح شکرگزار ہوں جس طرح باقی سب دوستوں کا یا شائد مجھے یہ کہنا چاہئے کہ ان کا میں بہت سے دوستوں سے زیادہ شکرگزار ہوں اس لئے کہ محترم ملک صاحب دو چار روز کے لئے پنڈی گئے ہوئے تھے کہ انہوں نے الفضل میں یہ خبر پڑھی کہ میں آنکھ کے اپریشن کے لئے پنڈی میں ہوں- چنانچہ بغیر (وقت ضائع کئے انہی کے الفاظ میں) وہ ہسپتال تشریف لائے اور انہوں نے میری عیادت کی- اگر ممکن ہوتا تو میں تمام عیادت کرنے والوں کے نام یہاں درج کرتا اور اس طرح نام بنام سب کا شکریہ ادا ہو جاتا- لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ ممکن نہیں ہے- پس اجتماعی طور پر میں پہلے بھی ان کا شکریہ ادا کر چکا ہوں اور اب ایک دفعہ پھر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں- اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے- اور ان پر اور ان کی اولاد در اولاد پر فضلوں کی بارش برسائے-

نسیم سیفی

# ایک نئی بات

دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ اپنے ہینڈ بیگ میں بعض دوائیاں رکھتے ہیں عام طور پر پیراسٹامول رکھی جاتی ہے- دفتر میں یا کسی اجلاس میں ذرا سر درد کی تکلیف ہوئی یا معلوم ہوا کہ ٹمپریچر بڑھ رہا ہے تو فوراً پیراسٹامول کی گولی کھا لی- فائدہ دیتی ہے- اور اسی فائدہ کے پیش نظر ساری دنیا میں اس گولی کا بہت استعمال ہوتا ہے- جن ممالک میں دوائیں صرف ڈاکٹر کے نسخہ کے ساتھ حاصل کی جا سکتی ہیں وہاں بھی یہ گولی بغیر ڈاکٹر کے نسخے کے حاصل کی جا سکتی ہے- اور لوگ اسے استعمال کرتے ہیں لیکن اب پتہ چلا ہے کہ برطانیہ میں خودکشی کے لئے بھی پیراسٹامول ہی کی گولی استعمال کی جاتی ہے- یہ لوگ ضرورت سے زیادہ پیراسٹامول استعمال کر لیتے ہیں اور نتیجہ خطرناک ہوتا ہے- خطرناک تو ہم کہتے ہیں- وہ تو اس نتیجہ کو اچھا ہی سمجھتے ہیں- کیونکہ ان کا مقصد یعنی خودکشی حاصل ہو جاتا ہے لیکن بہرحال اسے خطرناک ہی کہنا چاہئے-

آکسفورڈ یونیورسٹی کے محققین نے ۸۰- ایسے افراد کے ساتھ حال ہی میں گفتگو کی جنہوں نے جان بوجھ کر یہ گولیاں زیادہ کھالی تھیں- اگرچہ اتنی زیادہ نہیں کہ ان کی موت واقع ہو جاتی- لیکن بہرحال ضرورت سے بہت زیادہ کھائی تھیں- جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بڑی بے تکلفی سے کہا کہ اس طرح پیراسٹامول کی گولیاں کھانے سے بے ہوشی کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور انسان کو دنیا جہان کی فکر نہیں رہتی- یعنی وہ اپنی تکالیف اپنے مصائب اور اپنی مشکلات کو کم از کم اس وقت تک کے لئے بالکل بھول جاتا ہے جب تک بے ہوشی قائم رہتی ہے- ان محققین نے بتایا ہے کہ بے ہوشی تک کی حالت تو ٹھیک ہے یعنی لوگ بعض دوسری چیزوں سے بھی اس قسم کی بے ہوشی اپنے اوپر طاری کر لیتے ہیں اور کچھ وقفہ کے بعد وہ ٹھیک بھی ہو جاتے ہیں- لیکن یہ سمجھ لینا کہ اس قسم کی بے ہوشی ہمیشہ بے ہوشی تک ہی رہے گی درست نہیں- اگر چند ایک اور گولیاں کھالی جائیں تو معاملہ سنگین ہو جاتا ہے- بلکہ یہ بھی کون کہہ سکتا ہے کہ جتنی گولیاں کھائی گئی ہیں وہ بے ہوشی کی حالت میں لے جانے کے بعد پھر ہوش کی حالت میں آنے دیں گی- اور اس بے ہوشی سے بھی تو بعض تکالیف سامنے آتی ہیں- وہ ہیں گردے اور جگر کا ناکارہ ہو جانا- یعنی بے ہوشی تو اس لئے طاری کی کہ بعض مصائب کو بھولا جا سکے لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ گردے اور جگر نے کام کرنا چھوڑ دیا- یہ مستقل عارضہ ہے- مصائب سے تو کسی اور طرح بھی چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا تھا- لیکن گردے یا جگر کا ناکارہ ہو جانا ایک مستقل خطرہ ہے اور یہی خطرہ ذرا سا آگے بڑھے تو جان لیوا ثابت ہوتا ہے- محققین نے اس تجزیہ کے بعد جو انہوں نے ۸۰- افراد کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے حاصل کیا یہ مشورہ دیا ہے کہ پیراسٹامول صرف اس وقت استعمال کی جائے- جب شدید سر درد ہو- اور استعمال بھی ضرورت کے مطابق کی جائے- یہ نہیں کہ یہ گولیاں پھانکنی شروع کر دی جائیں انہوں نے کہا ہے کہ بے ہوشی کے لئے ان گولیوں کا استعمال کرنا اپنے ساتھ ظلم بھی ہے اور خطرناک نتائج کا حامل بھی- پس جو لوگ اپنے ہینڈ بیگ میں پیراسٹامول کی گولیاں رکھتے ہیں اور دفتر میں بیٹھے بیٹھے یا کسی اجلاس میں ذرا سی سر درد یا ٹمپریچر محسوس کرتے ہوئے یہ گولیاں کھانی شروع کر دیتے ہیں ان تک یہ بات ضرور پہنچائی جانی چاہئے کہ وہ ان گولیوں کو کم کم استعمال کریں اور صرف حقیقی ضرورت کے وقت استعمال کریں- ہو سکتا ہے انہیں

باقی صفحہ ۶ پر

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ○○○ ☆ ○○○ ☆ ○○○ ☆ ○○○

نصیر احمد کینیڈا

# چوہدری ظفر احمد صاحب

مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ قد و قامت، شکل و صورت میں نہایت حسین دل ایسا کہ ہمدردی خلق سے بھرپور۔ ہمیشہ اسی کوشش میں زندگی گزاری کہ اس کا بھی بھلا ہو جائے اور اس کا بھی بھلا ہو جائے۔ اپنے قریبی رشتہ دار ہوں دوست ہوں، ہمسائے ہوں۔ سب کے ساتھ حسن خلق کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ نہایت ذہین اور حاضر جواب تھے۔ شعرو شاعری کی محفل ہو۔ یا ادب پر بحث ہو رہی ہو، دونوں صورتوں میں محفل کی رونق آپ ہوتے۔ نہایت عمدہ اور دلائل سے بھرپور بحث کرتے دوستوں کی گپ شپ کی محفل ہو یا خاندان کے عزیز و اقارب جمع ہوں۔ ظفر احمد کے بغیر ہر محفل بے چراغ معلوم ہوتی۔ ہمارے خاندان کا ہر چھوٹا بڑا مرد اور عورت غرض سب ہی ظفر احمد کی خوبیوں کا مداح تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ نہایت بلند حوصلہ اور محنتی آدمی تھے۔ پیشہ ہمیشہ کاروبار تھا۔ ٹھیکیداری بھی کی۔ زمینداری بھی کی اور پھر ہالینڈ میں ایک صنعتی ادارہ بنام "مقدس" بھی قائم کیا۔ الغرض ہر قسم کی قابلیت رکھتے تھے۔ جس کام کا ارادہ کر لیا اس کو تکمیل تک پہنچا دیا۔ کاروباری زندگی میں بارہا نقصانات بھی ہوئے مگر کبھی ہمت نہیں ہاری۔ بلکہ ہر نقصان کے بعد پہلے سے بہتر ہو کر امتحان سے کامیاب ہوئے۔

اپنے گھر میں (ہالینڈ میں) داخل ہوتے ہی ایک لکڑی کی تختی آویزاں کر رکھی تھی جس پر انگریزی کی یہ عبارت کندہ تھی

Success Covers a Multitude of Blunders

جب بھی میں ہالینڈ جاتا ہمیشہ مجھے یاد دلاتے کہ جب انسان کسی کام میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کی ہزاروں غلطیاں اور کمزوریاں چھپ جاتی ہیں۔ ہر کام میں کامیاب ہونے کی ایسی دھن سوار رہتی کہ ایک میدان فتح کرنے کے بعد اپنے ارادے اور بلند کر لیتے۔ ان کی زندگی کا یہ فلسفہ تھا کہ اپنی جھولی کو اور بڑھاؤ اور اللہ تعالیٰ اور دے گا۔ اقبال کا یہ شعر ان کو بہت پسند تھا۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی تھا

مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب کھاریاں میں ہی پیدا ہوئے اور زندگی کا پہلا حصہ وہاں پر گزارا۔ ان کے والدین کا گھر بیت احمدیہ کھاریاں کے ہمسایہ میں تھا۔ اور والد صاحب حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب ایک زمانہ میں امیر جماعت کھاریاں بھی رہے گھر میں ہر وقت دینی ماحول تھا دادا بھی اولین رفقاء میں سے تھے۔ مکرم ظفر احمد صاحب کا بھی نظام جماعت سے گہرا ربط تھا۔ جہاں کہیں بھی رہے اپنے مربی صاحب سے نہایت گہرے اور ذاتی مراسم پیدا کئے اور سب عزت اور احترام سے پیش آتے۔ مجھے یاد ہے کہ کھاریاں میں ایک وقت (جب میں اطفال الاحمدیہ میں تھا) مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب مربی سلسلہ تھے۔ ان کے ساتھ ظفر احمد صاحب کے اس قدر قریبی تعلقات تھے کہ ہر وقت مربی صاحب کے ساتھ رہتے۔ جب بھی کسی چندہ کی تحریک ہوتی ظفر احمد کی یہی خواہش ہوتی کہ ان سے بڑھ کر کسی کا چندہ نہ ہو۔ دل بہت بڑا تھا اسی نسبت سے ہاتھ بھی بہت کھلا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے صد سالہ جوبلی فنڈ کی تحریک کی تو اس وقت اپنی حیثیت سے بہت بڑھ کر چندہ لکھوا دیا بعد میں کاروباری حالات اچھے نہ رہے بہت سے لوگوں کے قرض کے نیچے آگئے چند دوستوں نے مشورہ دیا کہ اپنا چندہ بھی کم کر دو تو کہنے لگے کہ جو خدا سے وعدہ کر لیا ہے وہ تو اب میں کم نہ کروں گا جب بھی حالات بہتر ہوں گے سب ادا کر دوں گا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے مالی حالات تبدیل کئے تو ہالینڈ سے تمام رقم چندہ کی پاکستان بھجوا دی۔ اور ہر ایک شخص کا ہر ایک روپیہ واپس کر دیا جنہوں نے مشکل کے وقت میں قرض دیا تھا۔

صدر انجمن احمدیہ کے واقفین کے بارہ میں خصوصی غیرت رکھتے تھے۔ ایک واقعہ ایسا ہے جس نے ہمیشہ ہی میرے واسطے مشعل راہ کا کام دیا ہے۔

یہ غالباً ۷۲/۱۹۷۱ء کا واقعہ ہے۔ ایک دن مجھے بلایا اور بیس روپے دیئے اور کہا کہ بازار سے اس نمبر کی ایک جوتی (کیشن) بغیر تسمہ کے لئے آؤ۔ میں نے تعمیل کی آپ نے وہ جوتی بیت احمدیہ میں جا کر رکھ دی۔ غالباً نماز عصر کا وقت تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر احباب جانے لگے تو ان نمازیوں میں ایک انسپکٹر بیت المال صاحب بھی تھے جو ربوہ سے تشریف لائے تھے۔ انسپکٹر صاحب کو اپنی جوتی نہیں مل رہی تھی۔ سب احباب جب چلے گئے تو انسپکٹر صاحب اپنی جوتی کی تلاش میں وہاں کھڑے رہے۔ مکرم ظفر احمد صاحب کہنے لگے کہ انسپکٹر صاحب یہ نئی جوتی پڑی ہے آپ یہ پہن لیں۔ انسپکٹر صاحب نے فرمایا کہ میری جوتی تو بہت پرانی تھی یہ جوتی نئی ہے میں یہ کیسے لے لوں۔ ظفر صاحب بضد تھے کہ آپ یہ جوتی پہن لیں۔ کوئی غلطی سے آپ کی جوتی لے گیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نئی جوتی دے دی ہے۔ قصہ مختصر ظفر صاحب کے شدید اصرار پر انسپکٹر صاحب نئی جوتی پہن کر چلے گئے۔ بعد میں ماموں ظفر نے مجھے بتایا کہ جب انہوں نے دیکھا کہ انسپکٹر صاحب کی جوتی بہت پرانی اور بوسیدہ ہے تو ان کو بہت شرم آئی کہ یہ انسپکٹر صاحب نا معلوم کن کن دیہاتوں سے پیدل چل کر چندہ اکٹھا کرتے پھرتے ہیں۔ اور ہمارے انسپکٹر صاحب کے پاس کام کی جوتی بھی نہیں۔ تو انہوں نے یہ ترکیب کی کہ انسپکٹر صاحب کو نئی جوتی خرید کر دی جائے مگر ان کو پرانی جوتی کا احساس نہ ہو۔ یہ واقعہ جب بھی یاد کرتا ہوں تو مکرم ماموں ظفر احمد صاحب کی ان خوبیوں کا معترف ہو جاتا ہوں جن کا علم عام دوستوں کو نہیں تھا۔ ان کے دل میں نیکی کا جذبہ ہر وقت موجزن رہتا۔ اور خفیہ نیکیاں بھی کرتے اور ظاہراً بھی۔ نامعلوم انہوں نے کس قدر خفیہ نیکیاں کی ہیں مگر یہ بات ان کی زندگی میں ہی ثابت ہو گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ نہایت حسن اور احسان کا سلوک رکھا۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی غالباً ۵۲/۱۹۵۱ء میں کھاریاں میں بطور مربی کے متعین ہوئے۔ اس وقت مکرم ظفر احمد صاحب عین عنفوان شباب میں تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب کے ساتھ گہرے تعلقات پیدا کر لئے۔ ہر وقت ان کی خدمت میں رہتے اور ان کی زیر تربیت ہی بہت سا علم حاصل کیا۔ حضرت مولانا صاحب سے ان کی بہت سی اردو اور پنجابی کی نظمیں بھی زبانی یاد کیں۔ مکرم ظفر احمد صاحب بلا کے ذہین آدمی تھے۔ ۱۹۸۹ء میں کینیڈا آئے اور دو ہفتہ تک میرے پاس قیام کیا اس دوران حضرت مولانا راجیکی کے کھاریاں کے دور کی بہت سی باتیں بتائیں۔ اور چند نہایت عمدہ اشعار مجھے یاد کروائے جو حضرت مولانا راجیکی صاحب نے لکھے تھے۔

حاضر جوابی میں اپنی مثال آپ تھے۔ ایک موقع پر ہم سب کھاریاں سے اطفال اور خدام سالانہ اجتماع کے موقع پر ربوہ گئے۔ یہ غالباً ۷۲/۱۹۷۱ء کا واقعہ ہے۔ ان دنوں ان کا وزن بہت بڑھا ہوا تھا قد بفضل خدا پہلے ہی چھ فٹ سے ایک دو انچ اوپر ہی ہو گا ایک وسیع و عریض جسم کے مالک بنے ہوئے تھے۔ ہم اپنے خدام کی رہائش گاہ میں اپنے ٹینٹ میں بیٹھے ہوئے تھے محفل خوب گرم تھی تو اچانک ظفر صاحب کا ایک بہت پرانا دوست آن وارد ہوا۔ علیک سلیک کے بعد ظفر صاحب کا دوست ایک چھوٹے سے نحیف سے جسم کے مالک ایک بچے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ یہ کس کا بچہ ہے۔ چونکہ وہ مکرم ظفر صاحب کا بیٹا عمران تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے (عمران نہایت بچپن میں نہایت نحیف اور کمزور قسم کے جسم کا مالک تھا آجکل تو اللہ کے فضل و کرم سے ایک گبھرو نوجوان ہے) ایک بہت بڑے جسم والے آدمی کے ساتھ ایک بہت ہی چھوٹا سا بچہ دیکھ کر ان کا دوست مذاق میں کہنے لگا کہ "ظفری یہ کیا؟ خود تم اتنے بڑے قد و قامت کے جسم کے آدمی ہو اور تمہارا بیٹا اس قدر کمزور" ظفر صاحب یک دم گویا ہوئے کہ "بڑے کے درخت کا بیج ہمیشہ چھوٹا ہوتا ہے" اس پر ساری محفل میں وہ قہقہہ پڑا کہ خدا کی پناہ۔

اس طرح کا ایک اور واقعہ کھاریاں میں ہوا۔ غالباً بیت احمدیہ میں کوئی جلسہ ہو رہا تھا ایک مقرر بیان کر رہے تھے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے جو شخص یہ یہ کام نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں جو یہ نہیں چھوڑتا وغیرہ وغیرہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اسی طرح بہت سی باتوں کا ذکر اس تحریر میں ہے جس میں جھوٹ، فریب، پنجوقتہ نماز کا قیام، دعا، نرمی، احسان کا سلوک اسی طرح کی بہت سی برائیوں کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ جب یہ تحریر پڑھی جا رہی تھی تو ایک دم سناٹا چھا گیا اور ہر کوئی یہ سوچنے لگا کہ ان تمام باتوں میں سے میں نے کون کون چھوڑ دی ہیں اور کن کن نیکیوں کو شامل عمل کر لیا ہے۔ جب یہ تحریر ختم ہوئی تو میرے ایک اور عزیز جو وہاں اس محفل میں بیٹھے تھے انہوں نے مکرم ظفر احمد صاحب کو مخاطب کر کے کہا "ظفر کتنے پر آؤٹ ہوئے ہو" تو ظفر صاحب جیسے اپنا حساب پہلے کر چکے تھے یک دم گویا ہوئے کہ "پہلی بال پر ہی آؤٹ" ہو گیا ہوں اس پر تمام محفل ظفر صاحب کی اس حاضر جوابی پر عش عش کر اٹھی آگے کیا چلنا ہے ہم تو غلطیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اللہ ہمیں معاف کرے اور نیکیوں کی توفیق دے۔

۱۹۷۴ء کے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہنگاموں کے بعد اپنے بیوی بچوں کو پاکستان سے ہالینڈ لے گئے۔ نہایت نامساعد حالات تھے۔ سارے کنبہ کو پاکستان سے نکالا۔ چھپتے۔ چھپاتے ہوئے بچوں کو لے کر ہالینڈ آگئے۔ تب سے ہالینڈ میں ہی مقیم تھے۔ نہ کوئی جاب تھی، نہ کوئی گھر تھا نہ ہالینڈ کی زبان آتی تھی۔ موصوف نے نہایت ہی ہمت سے اور بہت جانفشانی سے اپنے تمام کنبہ کو اس نئے ملک میں سیٹ کروایا۔ ایک سال بعد ہی ان کو بہت بڑا دل کا حملہ ہوا یہ غالباً ۱۹۷۵ء کا واقعہ ہے۔ ان کے لئے بھی اہل و عیال کے لئے بھی اور تمام دیگر افراد خاندان کے لئے بھی بہت پریشانی کے دن تھے۔ سب دعائیں کر رہے تھے کیونکہ ظفر صاحب تمام خاندان میں بہت

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

# مظفر گڑھ بجلی گھر

اگرچہ بجلی پیدا کرنے کے کئی ذرائع ہیں لیکن زیادہ تر دو طریقوں سے بجلی پیدا کی جاتی ہے (۱) ہائیڈل (۲) تھرمل

مظفر گڑھ میں روس کے تعاون سے ۶۳۰ میگاواٹ کا ایک تھرمل پاور سٹیشن اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں پہنچ چکا ہے اس میں ۲۱۰ میگاواٹ کے تین یونٹ نصب کئے گئے ہیں پہلا یونٹ ستمبر ۱۹۹۳ء میں Commission ہوا تھا اور دوسرا یونٹ مارچ ۱۹۹۴ء میں Commission ہوا تھا اور تیسرا یونٹ جنوری ۱۹۹۵ء میں Commissioning کے مراحل میں سے گزر رہا ہے یہ تین یونٹ تھرمل پاور سٹیشن کمپلیکس مظفر گڑھ کا پہلا مرحلہ کہلاتا ہے کیونکہ اس کی تعمیر کے دوران ہی دوسرا مرحلہ شروع ہو گیا تھا جس میں تین اور یونٹ شامل ہیں جو چین کے تعاون سے لگائے جا رہے ہیں۔ پہلے یہ تین یونٹ بھی ۲۶۰ میگاواٹ کے ہی لگنے تھے لیکن بعد میں فیصلہ ہوا کہ یونٹ نمبر۴، ۳۲۰ میگاواٹ کا نصب کیا جائے اس طرح دوسرے مرحلے کے Chinese Uints ۴۲۰+۳۲۰=۷۴۰ میگاواٹ کے لگ رہے ہیں۔ ان چھ یونٹوں کی تکمیل کے بعد مظفر گڑھ تھرمل پاور سٹیشن میں بجلی پیدا کرنے کی استعداد ۱۳۷۰ میگاواٹ ہو جائے گی۔

پاکستان کے انجنیئرنگ کے منصوبوں میں سے یہ بہت بڑا منصوبہ ہے۔ یہ چھ بجلی پیدا کرنے والے تھرمل یونٹ لگانے کے لئے حکومت کو تقریباً ۱۱۵۰ ایکڑ کا رقبہ حاصل کرنا پڑا۔

۲۱۰ میگاواٹ کے ایک یونٹ کو چلانے کے لئے روزانہ ۱۳۰۰ ٹن Furnace Oil استعمال ہوتا ہے۔

تیل کی گاڑیوں کی آمد و رفت کے لئے ریلوے لائن پاور ہاؤس کے اندر تک آتی ہے لیکن چونکہ ریلوے گاڑیوں کے ذریعے تیل کی ضرورت کو پورا نہیں کیا جا سکتا اس لئے سڑک کے ذریعے بھی تیل کی Lorries پاور ہاؤس میں آتی ہیں۔ تیل سٹور کرنے کے لئے بڑے بڑے Storage Tanks بنائے گئے ہیں ہر ٹینک کی استعداد ۲۰ ہزار ٹن ہے۔ پمپوں کے ذریعے تیل بوائلر کے فرنس میں پہنچایا جاتا ہے جہاں اسے بطور ایندھن استعمال کر کے بھاپ بنائی جاتی ہے ہر پاور یونٹ کے لئے الگ الگ بوائلر نصب کیا گیا ہے (جس کی تفصیل میں جانے کی گنجائش نہیں) بھاپ بنانے کے لئے جو پانی استعمال ہوتا ہے وہ دریائے چناب کے کنارے نصب شدہ Tubewells سے لا کر ان میں کیمیکل ملائے جاتے ہیں اور پانی اور تیل پر باقاعدہ لیبارٹری ٹیسٹ ہوتے رہتے ہیں۔ جو بوائلر لگائے گئے ہیں انہیں ڈرم ٹائپ سیٹم بوائلر کہتے ہیں جن کی استعداد ۶۷۰ ٹن فی گھنٹہ بھاپ کی Output ہے بھاپ کا دباؤ ۱۳.۸ میگا پاسکل ہے اور بھاپ کو ۵۴۵ ڈگری سنٹی گریڈ تک گرم کیا جاتا ہے بوائلر ہاؤس بذات خود ایک بہت بڑا Complex ہے۔

پاور ہاؤس مین بلڈنگ (جس میں بجلی پیدا کرنے کی مشینیں نمبر۱، نمبر۲، اور نمبر۳ نصب کی گئی ہیں) کا سائز ۱۵۷ میٹر X ۴۵ میٹر X ۳۳ میٹر ہے جس کے ایک طرف پانچ منزلہ Deaerator Bay دوسری طرف تین منزلہ اضافی Switch Gear بنایا گیا ہے یہ بلڈنگ جسے Turbine Hall بھی کہہ دیتے ہیں پاور ہاؤس کی سب سے اہم عمارت ہے اس میں ۱۲.۶ میٹر کی بلندی پر بجلی پیدا کرنے کے مندرجہ ذیل Turbo Generator Set نصب کئے گئے ہیں

1- Single shaft three Cylinder Steam condensate Turbine with Rated capacity 210 M.W 3000 R.P.M

2- Hydrogen/water cooled turbo generator of Rated Capacity 210 M.W power factor 0.85 and Rated Voltage 15.75 K.V 50 Hz frequency

یہ سب مشینیں روس سے برآمد کی گئی ہیں۔ ایک لمبا چوڑا زیر زمین پانی کا سسٹم بھاپ کو ٹھنڈا اور Condence کرنے کا ہے پانی ٹھنڈا ہونے کے لئے بہت چوڑے پائپوں کے ذریعے (جو کہ زیر زمین ہیں) Cooling Towers میں جاتا ہے جس سے Recycle کیا جاتا ہے Cooling Towers کے اوپر بہت بڑے بڑے پنکھے نصب ہیں (ہر ایک میں آٹھ عدد) جو چلتے ہیں اور پانی کو ٹھنڈا کرتے ہیں گرم پانی اوپر سے چھینٹوں کے ذریعے سے نیچے گرایا جاتا ہے اور ٹھنڈا کر کے Recycle کیا جاتا ہے ایک ایک یونٹ کے لئے دو دو Cooling Towers ہیں جن میں سے پانی گرنے کا منظر بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔

جو بجلی پیدا ہوتی ہے اس کی Voltage کو Step up کرنے کے لئے مشین ہال سے باہر ۲۵۰ M.V.A کے ٹرانسفارمر لگائے گئے ہیں۔ 220 KV کا ایک گرڈ سٹیشن بھی بنایا گیا ہے جو نیشنل گرڈ کے ذریعے بجلی کی ترسیل کرتا ہے۔

پاور ہاؤس میں اس کے علاوہ کئی عمارات اور تنصیبات ہیں ہر تنصیب کا اپنا ایک مقصد ہے ۲۰۰ میٹر بلند چمنیاں Gases کے Exhaust کا کام کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں ہر چمنی دو یونٹوں کے Exhaust کے لئے استعمال ہوتی ہے اس سے بلند پاکستان میں کوئی اور کنکریٹ کا Structure ابھی تک نہیں بنایا گیا۔ پاور ہاؤس کی تعمیر کے لئے ہر قسم کے انجنیئر کی ضرورت پیش آتی ہے سول، الیکٹریکل، الیکٹرانک، مکینکل، بوائلر، کیمیکل انجنیئرز وغیرہ سول ورکس کو بنیادی حیثیت حاصل ہے سروے کی بلڈنگس، Foundations، سڑکیں، پانی سیوریج کا Net-Work نیز Architectural Finishes واٹر پروفنسگ رنگ روغن اور اسی طرح Land Scapping وغیرہ۔ ترقی یافتہ ملکوں میں سول ورکس میں آرکیٹیکٹس کو بھی زحمت دی جاتی ہے۔ ٹیوب ویل لگانا بھی سول کے کاموں میں شمار ہوتا ہے جس ملک کی مشینیں استعمال ہوتی ہیں عموماً پاور ہاؤس کا Design بھی اسی ملک کا ہوتا ہے اس لئے پہلے تین یونٹوں کا Design بھی روسیوں کا ہے اور اگلے تین یونٹوں کا Design چینیوں کا ہے۔ پلانٹ کو لگانے اور ایک سال تک چلانے نیز پاکستانیوں کو ٹریننگ دینے کی ذمہ داری انہی غیر ملکیوں پر ہوتی ہے غیر ملکی کمپنیاں اکثر پاکستانی Sub contractors کو بھی شامل کرتی ہیں تاہم سول ورکس کلیتہ" پاکستان کی ذمہ داری ہے پہلے تین یونٹوں پر مشتمل پاور ہاؤس پر لاگت کا تخمینہ ۹ ارب روپے ہے۔

تھرمل پاور سٹیشن مظفر گڑھ

اگرچہ یہ بہت بڑی رقم سے تیار ہوا ہے تاہم بجلی کی صنعتی، زرعی اور اقتصادی ترقیات کے پیش نظر ضرورت بھی بہت ہے اور آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ کہتے ہیں چند سالوں میں پاور ہاؤس بجلی بیچ کر اپنی قیمت پوری کر لیتا ہے۔

فی الحال پاکستان میں تھرمل کا ایک یونٹ ۸۵ پیسے میں اور ہائیڈل کا ایک یونٹ ۳۰ پیسے میں پڑ رہا ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

ہے۔ کیونکہ مدمقابل پر قرآن کریم کی قسم کھانے سے غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔

(تمہیں پکڑے گا اس پر) سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے دل میں بداخلاقی کے خیالات آتے ہیں مثلاً اپنے بھائی کی نسبت بدظنی کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ یا تکبر یا حسد یا نفرت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن وہ اس خیال کو دبا لیتا ہے۔ تو اس کا یہ خیال یا جذبہ بداخلاقی نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ ایسا شخص درحقیقت بداخلاقی کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور تعریف کا مستحق اسی طرح جس شخص کے دل میں ایک آنی خیال نیکی کا آئے یا آنی طور پر حسن سلوک کی طرف اس کی طبیعت مائل ہو لیکن وہ اس کو بڑھنے نہ دے تو ایسا شخص بھی صاحب اخلاق نہیں سمجھا جائے گا گو اس کے اس وقتی جذبہ کو بھی قابل تعریف قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ اخلاق وہ ہیں جو انسان کے ارادے کا نتیجہ ہوں۔ لیکن مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں اچھے یا برے خیالات ارادہ کا نتیجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ بیرونی اثرات کے نتیجہ میں بلا ارادہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اسی وقت زائل ہو جاتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۴

اس بات کا علم ہی نہ ہو کہ یہ گولیاں زیادہ تعداد میں کھا جانے سے بے ہوشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اور یہ بے ہوشی بعض اوقات موت کے منہ میں بھی دھکیل دیتی ہے۔ پس پیراسٹامول کھائیے۔ ضرورت کے مطابق کھائیے۔ اور اس ضرورت کو خوب پہچان لیجئے کہ شدید سردرد ہو تو ایک گولی ایک وقت میں کھالی جائے۔ البتہ وقفہ کے ساتھ مزید گولیاں بھی کھائی جا سکتی ہیں لیکن احتیاط لازم ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

ہی ہر دلعزیز تھے ان کا دکھ ہر کوئی محسوس کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے خاص فضل عطا فرمایا اور صحت بخشی۔ پھر اسی زخم خوردہ دل کے ساتھ ہالینڈ میں آہستہ آہستہ اپنا کاروبار شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے محنت کو برکت بخشی اور اپنا خاص فضل فرمایا۔ مقد کے نام سے یہ فرم بفضل خدا اب نہایت کامیاب فرم ہے جو ان کے بچے عمران اور عمری چلا رہے ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں دل کے بائی پاس کا اپریشن ہوا۔ جو خدا کے فضل سے کامیاب ہو اور دس سال تک اپریشن کے بعد زندہ رہے۔

عمری کے نام سے ایک اور واقعہ یاد آگیا ہے کہ جب ان کا دوسرا بیٹا پیدا ہوا تو سب نے پوچھا کہ کیا نام رکھنا ہے تو کہنے لگے کہ "عمری عبیدی" سب اس نام کو سن کر سمجھنے لگے کہ مذاق کر رہے ہیں۔ ہمارے خاندان میں ایسا

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی نام پہلے نہ تھا۔ سب کے نام احمد پر ختم ہوتے ہیں تو کہنے لگے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے فرمایا ہے کہ افریقہ میں ہماری جماعت کے ایک نہایت ہی مخلص دوست "عمری عبیدی" نام تھے جو غالباً فوت ہو گئے تھے اور حضرت صاحب نے ان کے بارہ میں تعریفی کلمات فرمائے تھے۔ بس اب میں نے اپنے بیٹے کا نام بھی "عمری عبیدی" رکھنا ہے شکل وصورت میں بالکل اپنے باپ کے مشابہ ہے قدو قامت میں بھی ان سے کم نہیں۔ اسی طرح ایک اور جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے فرمایا کہ ثاقب زیروی صاحب کو شکایت ہے کہ لوگ ان کی نظمیں تو بہت پسند کرتے ہیں مگر ان کا رسالہ لاہور نہیں خریدتے۔ اس جلسہ سالانہ کے بعد واپس کھاریاں آئے اور ارادہ کر لیا کہ ہم کھاریاں سے دس بیس نئے خریدار لاہور رسالہ کے بنوائیں گے۔ آتے ہی اس سلسلہ میں کام شروع کر دیا۔ خاکسار بھی اسی زمانہ میں رسالہ لاہور کا خریدار بنا۔

آخر میں احباب سے مکرم ظفر صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

بقیہ صفحہ ۱

اور دوسرے کو کہا کہ تم اس کی اطاعت کرو۔ مگر اس نے انکار اور تکبر کیا اس لئے وہ کافر یعنی ناشکرا ہو گیا۔ حالانکہ اس کو شرم آنی چاہئے تھی۔ اور سوچنا چاہئے تھا۔ کہ اگر مجھ کو کوئی رتبہ حاصل ہے تو وہ کس نے دیا ہے۔ اس نے جواب اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دے رہا ہے۔ پھر اسے دیکھنا چاہئے تھا کہ یہ رتبہ مجھے کسی اپنی محنت اور کوشش سے حاصل نہیں ہوا بلکہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے طور پر دیا ہے۔ پھر میں کون ہوں۔ جو اس رتبہ کے باعث دوسرے کو اپنے سے کم تر سمجھوں اور اس کی اطاعت سے انکار کر دوں۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ حکم دے رہا ہے مگر اس نے اباو استکبار سے کام لیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خدا نے اسے ذلیل اور خوار کر دیا۔ اس نے اپنے تئیں آدم کے مقابلہ میں بڑا جانا اس لئے ذلیل کیا گیا۔ اس نے آدم کو حقیر سمجھا۔ مگر خدا نے اسے بلند کر دیا۔

(از خطبہ ۱۶ مارچ ۱۹۱۷ء)

## تلاش گمشدہ نقدی

○ مورخہ ۹۵-۲-۱۰ کو بیت اقصیٰ ربوہ سے باہر آتے ہوئے ایک دوست کے مبلغ تین ہزار (۳۰۰۰) روپے گر گئے۔ جس دوست کو ملے ہوں براہ کرم صدر صاحب عمومی کو پہنچادیں۔

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد یونس صاحب حافظ آباد کئی روز سے بیمار ہیں حالت فکر پیدا کر رہی ہے۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ والدہ رشید احمد ضیاء صاحب کارکن دار القضاء کی آنکھ کا اپریشن کوثر نرسنگ ہوم راولپنڈی میں ہوا ہے۔ مکمل شفاء یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم پرویز احمد صاحب آف چدھڑ کالونی گکھڑ دل کی تکلیف کے باعث علیل ہیں۔ ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## نکاح

○ مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب حال جرمنی کا نکاح مورخہ ۹۴-۱۲-۲۸ بعد مغرب مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے احمدیہ بیت الذکر کھاریاں ضلع گجرات میں مکرمہ عائشہ بٹ صاحبہ بنت مکرم محمد عباس صاحب بٹ کے ہمراہ دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر پڑھا۔

○ مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم محمد سلیم صاحب ڈار آف کھاریاں کا نکاح مورخہ ۹۵-۲-۱۰ بعد جمعہ مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے احمدیہ بیت الذکر کھاریاں ضلع گجرات میں مکرمہ ثوبیہ نورین صاحبہ بنت مکرم محمد اسلم صاحب ڈار کے ہمراہ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

○ مکرم اظہر ناصر صاحب ابن مکرم محمد اسلم صاحب ڈار آف کھاریاں کا نکاح مورخہ ۹۵-۲-۱۰ بعد جمعہ مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے احمدیہ بیت الذکر کھاریاں ضلع گجرات میں مکرمہ ساجدہ منصورہ صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم صاحب ڈار کے ہمراہ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## مفت ڈرائیونگ سیکھئے

○ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن اپنے ڈرائیونگ سکولوں واقع لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی، بہاولپور اور سیالکوٹ میں لائٹ و ہیوی ڈرائیونگ سکھانے کا انتظام کر رہی ہے۔ اس میں امیدوار کی کم از کم عمر ۲۱ سال رکھی گئی ہے۔ درخواست فارم متعلقہ سکولوں سے پانچ روپے کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۲۰- فروری ۹۵ء ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے پرنسپل سنٹرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ جی ٹی روڈ اڈہ چھبیل ڈاک خانہ باٹا پور لاہور سے رابطہ کریں۔

(ملاحظہ ہو اخبار جنگ لاہور مورخہ ۱۱- فروری ۱۹۹۵ء)

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ)

## تقویٰ کا ایک معیار مالی قربانی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا

" قربانی کی روح کو فروغ دینے کے لئے ضروری ہے کہ نو مبایعین کو بھی کثرت سے ان چندوں میں شامل کریں قطع نظر اس کے کہ کوئی کتنی رقم دیتا ہے۔ اگر کوئی ایک آنہ بھی دے سکتا ہے تو اسے بھی شامل کیا جائے کیونکہ ہمیں اخلاص کی ضرورت ہے۔ اور مالی قربانی کے بغیر اخلاص بڑھتا نہیں۔ مالی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا ایک معیار قرار دیا ہے "

حضرت صاحب کے اس تازہ ارشاد کی روشنی میں تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ پاکستان سے گزارش ہے کہ نئے سال کے وعدہ جات وقف جدید کی فہرست میں نو مبایعین کو لازماً شامل کریں۔ اور اپنی جماعت / مجلس کے مجموعی وعدہ جات سے مرکز کو ۲۳- مارچ ۹۵ء تک آگاہ کریں۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان)

## وصایا

**ضروری نوٹ** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ سیکرٹری

مجلس کارپرداز

**مسل نمبر ۲۹۸۹۷** میں سعدیہ ملک بنت ملک ضیاء الدین قوم ککے زئی پٹھان پیشہ طالب علمی عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G/۱۶۸ وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی سات تولہ مالیتی اٹھائیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعدیہ ملک جی/۱۶۸ وہاڑی گواہ شد نمبر ۱ ملک محی الدین احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر ۲ حافظ محمد صدیق وصیت ۱۹۴۳۴ مربی سلسلہ

**مسل نمبر ۲۹۸۹۸** میں شازیہ ملک بنت ملک ضیاء الدین صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ طالب علمی عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G/۱۶۸ وہاڑی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۲-۱۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی سات تولہ مالیتی اٹھائیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ ملک جی/۱۶۸ وہاڑی گواہ شد نمبر ۱ ملک محی الدین احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر ۲ حافظ محمد صدیق مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۹۴۳۴

**مسل نمبر ۲۹۸۹۹** میں حفیظ احمد خان ولد عزیز احمد خان قوم ککے زئی پٹھان پیشہ وکالت عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن F/۹۱ وہاڑی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ ۹ مرلہ واقع ایف بلاک وہاڑی مالیتی آٹھ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ چھ ہزار روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حفیظ احمد خان F/۹۱ وہاڑی شہر گواہ شد نمبر ۱ حافظ محمد صدیق مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۹۴۳۴ گواہ شد نمبر ۲ فاروق احمد سیکرٹری مال F/۱۲۹ وہاڑی

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 14- فروری-1995ء**
صبح سے بادل چھائے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عدالتی فیصلوں کے خلاف احتجاج پر ہمیں حیرت ہے۔ قانون کی بالادستی تسلیم کرنی پڑے گی۔ اپوزیشن کے موجودہ رویے سے نالاں افراد حکومت سے تعاون کرتے ہیں تو یہ ان کی حب الوطنی کی دلیل ہے۔

○ نواز شریف اور متعدد رہنماؤں کے باہر جانے پر پابندی عائد کر دی گئی خفیہ ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل ۲۴۔ افراد میں میاں شریف' عباس شریف' کیپٹن صفدر (نواز شریف کے داماد)' سرتاج عزیز' یاسین وٹو' چوہدری غفور' چوہدری شجاعت حسین' پرویز الٰہی' بنیامین رضوی اور بریگیڈئر امتیاز شامل ہیں۔

○ پنجاب کابینہ میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ملک غلام مصطفےٰ کھر کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کھر وزیر بن گئے ہیں۔

○ امریکہ کی نائب وزیر خارجہ رابن رائیل نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے فوری حل کی ضرورت ہے۔ پاک بھارت تعلقات میں خطرات ہیں۔ دونوں ممالک مسئلہ کشمیر حل کرانے کے لئے درخواست کریں۔ یہ مسئلہ بہت پہلے حل ہو جانا چاہئے تھا۔ دونوں ملکوں کے پاس جوہری ہتھیار ہیں۔ اس لئے ان میں کشیدگی سنگین ہو چکی ہے۔

○ ملک غلام مصطفےٰ کھر نے کہا ہے کہ میں حکومت سے ناراض نہیں ہوں۔ میرا بیٹا روٹین میں وزیر بنا ہے۔ بیٹے کو وزیر بنوا کر اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔

○ گذشتہ روز وزیراعظم ناسازی طبع کی وجہ سے کابینہ کے اجلاس کی صدارت نہ کر سکیں۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ کسی کو جمہوریت کی بساط لپیٹنے نہیں دیں گے اپوزیشن کی طرف سے عدالتی فیصلوں پر احتجاج کی بلیک میلنگ میں نہیں آئیں گے۔ صاف ستھرے معاشرے کے قیام کے لئے جدوجہد جاری رہے گی۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے مسلم لیگ (ن) کے سرتاج عزیز کو تحریک عدم اعتماد میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد آپ کا حق ہے۔ لیکن میں آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ مسٹر سرتاج عزیز نے نواب زادہ صاحب کو اپوزیشن کا گرینڈ الائنس بنانے کی تجویز پیش کرتے ہوئے اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کی اور بتایا کہ عید کے بعد تحریک عدم اعتماد پیش کی جائے گی۔

○ بھارتی فوج نے جموں اور ڈوڈہ میں نمازیوں کو دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم دے دیا۔ مغرب عشاء اور نماز تراویح کی ادائیگی پر پابندی لگا دی گئی۔ فوج نے نماز کے لئے جانے والوں کے گھروں کو لوٹ لیا۔ خواتین اور بچوں پر بھی تشدد کیا گیا۔ سری نگر میں تیسرے روز بھی ہڑتال رہی۔ مجاہدین نے میجر سمیت ۸۔ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے۔ اور ۴۔ زخمی ہوئے۔ ۵۔ مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔ بانڈی پورہ میں نماز تراویح کے وقت مسجد پر فوج نے حملہ کر دیا۔ ۲۵۔ نمازیوں کو گرفتار کر لیا۔ حراست کے دوران ۷۔ افراد کو شہید کر دیا گیا۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کراچی میں قونصل خانہ بند ہو جانے کے باوجود بھارت دہشت گردی کرا رہا ہے۔ بھارت کے علاوہ بعض دوسرے ممالک اور کئی مقامی تنظیمیں بھی دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ انہوں نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اس بار جینیوا میں اقوام متحدہ کے کمیشن کو مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی طرف سے کی جانے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹ پیش کی جائے گی۔

○ چیچنین مجاہدین نے روسی میزائیلوں کا ایک اڈہ بارودی سرنگوں سے اڑا دیا جس کے نتیجے میں ۲۵۰۔ روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں جو آگ لگی ہے اس سے ۲۴۔ بکتر بند گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

○ ملک بھر میں روپوش ۸۷ ہزار بھارتی باشندوں کی گرفتاری کے لئے ایجنسیاں حرکت میں آ گئی ہیں۔ یہ بھارتی باشندے باقاعدہ پاسپورٹوں پر پاکستان میں داخل ہوئے بعد ازاں انہوں نے اپنے نام بدلائے اور نامعلوم مقامات پر منتقل ہو گئے۔ متعدد نے جعلی شناختی کارڈ حاصل کر لئے ہیں۔ اور لاہور اور کراچی میں کاروبار شروع کر دیئے ہیں۔ "را" کے ایجنٹوں سمیت کئی بھارتی پاکستان میں مقیم اپنے رشتہ داروں سے ملنے آئے اور پھر غائب ہو گئے۔ زیادہ بھارتی کراچی میں روپوش ہوئے۔ مختلف مقامات پر کارروائی شروع کر دی گئی۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی ۱۷۔ فروری کی کال بھی بری طرح ناکام ہو گی۔ عوام نت نئے احتجاجوں سے تنگ آ چکے ہیں۔ وہ اب کسی دھوکے میں نہیں آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن شیخ رشید کی بے گناہی کا ثبوت عدالت میں پیش کرے۔

○ وہاڑی شہر کے مین بازار میں اہل تشیع پر فائرنگ کے بعد وہاڑی کے نواحی گاؤں کرم پور میں سپاہ صحابہ کی مسجد پر فائرنگ کے نتیجہ میں ۳۔ نمازی شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اس وقت نمازی نماز تراویح ادا کر رہے تھے۔ ایک سفید کار میں سوار تین افراد نے فائرنگ کی۔

○ قذافی سٹیڈیم کے قریب فیروز پور روڈ پر واقع حبیب بینک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں ڈاکوؤں نے واردات کر کے ۲۸ لاکھ روپے لوٹ لئے اور دو افراد کو زخمی کر دیا۔ تین ڈاکوؤں نے گن مین اور ایک پولیس والے سے ان کی بندوقیں چھین لیں۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

خرابی ہضم کا موثر علاج
NASIR ناصر
تریاق معدہ
کھانا ہضم کرتا' بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ تریاق معدہ پیٹ درد' بدہضمی' اپھارہ' بھوک نہ لگنا' کھٹے ڈکار' ہیضہ' اسہال قبض کے لئے اکسیر ہے۔ ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیئے۔ قیمت فی شیشی ۱۵/ روپے
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون 21234-04524

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL پینز کیوریٹو سمیل
سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹہ میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے۔ فی شیشی 20/ روپے
اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع 10/- روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون 771 - 211283 (04524) فیکس 212299 (04524)

ضرورت برائے ایڈمن آفیسر
ہمیں اپنی ٹیکسٹائل مل کیلئے ایڈمن آفیسر کی ضرورت ہے۔ امیدوار کو کم از کم بی اے اور ترجیحاً ایل ایل بی ہونا چاہیئے۔
• عمر 40 سے 50 سال کے درمیان۔
• کسی مل یا انڈسٹری میں کم از کم ۱۵ سال اس کام میں تجربہ ضروری ہے
• لیبر قوانین سے مکمل واقفیت ہونی چاہیئے
اپنی درخواستیں مع مکمل اسناد کی فوٹو کاپی کے درج ذیل پتہ پر 28۔ فروری تک ارسال کریں۔
شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ
83۔ شاہراہ قائداعظم لاہور